رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

THE ALFAZL QADIAN

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

دیں کی نصرت کے لئے اک آسمان پر شور ہے | عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

الفضل

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

فہرست مضامین

ایڈیٹر:- غلام نبی ۔ اسسٹنٹ۔ مہر محمد خان

نمبر ۱۹ | مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۲۲ء | یوم پنجشنبہ | مطابق ۱۴ محرم الحرام ۱۳۴۱ھ | جلد ۱۰

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کو دو تین روز سے نزلہ زکام۔ سردرد اور خفیف بخار کی شکایت ہے۔ گو کسی قدر تخفیف ہے۔ مگر طبیعت بالکل صاف نہیں ہوئی۔

حضرت نانی اماں صاحبہ والدہ معظمہ حضرت ام المومنین چند دن سے بعارضہ بخار و پیچش علیل ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمادیں۔

ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب چند دن کی رخصت پر تشریف لائے ہیں۔

شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ کے ہاں تیسرا لڑکا پیدا ہوا۔ خدا تعالیٰ مبارک کرے۔

جمعہ گذشتہ کو بعد نماز جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح کی موجودگی میں

احمدی جماعت سے خطاب

بتحریک چندہ خاص سلسلہ عالیہ احمدیہ حسب الایماء مولوی عبدالمغنی صاحب ناظر بیت المال قادیان یہ نظم لکھی گئی۔ (ثاقب مالیر کوٹلوی)

حضرت صدیق اکبر سے پیمبر نے کہا ✲ مال و زر دیدو خدا کی راہ میں اے پر صفا

مال سب لے آئے گھر کا کچھ نہ چون و چرا ✲ روبروئے آقا کے سب گھر بار لا کر رکھ دیا

پوچھا کچھ چھوڑا بھی ہے بولے بصد حسن قبول

میرے گھر میں ہے فقط اللہ اور اس کا رسول

آپ نے کھویا تھا سب کچھ اور سب کچھ پالیا ✲ جنت الفردوس کی جاگیر کا ورثہ لیا

جانشینی ذات اقدس کی ملی درجہ لیا ✲ فیض انوار نبوت سے بڑا حصہ لیا

پہلوئے ختم رسالت میں ملا آرام جاں

جان ایمان بن گئی اور صحبت جان جہاں

حضرت والا پہ جب آیا تھا وقت آخری ✲ تھے صحابہ گوہر تاباں پر ان کے جوہری

آپ نے پائی خلافت برتری و سروری ✲ آپ کے دم سے ہوئی دین ہدیٰ کی بہتری

منتظم شیرازہ وحدت میں سب کو کر دیا

تھے پریشاں ایک رشتہ میں اکٹھا کر دیا

حضرت فاروق اعظم سے بھی زر چاہا گیا ✲ آپ لائے نقد و دولت اسپہ یہ پوچھا گیا

مال و دولت راہ دیں میں آپ سے مانگا گیا ✲ سچ بتا دو کیا دیا ہے اور کیا رکھا گیا

عرض کی لایا ہوں نصف اور نصف گھر میں رکھ لیا

نصف جو لایا ہوں راہ خدا میں دے دیا

اب دکھا آپ نے سمجھے خلافت کے رموز ✲ علم و خبرت کے اصول اور حق و حکمت کے رموز

ملکداری و سیاست اور حکومت کے رموز ✲ حق شناسی رعایا اور عدالت کے رموز

دوسرا درجہ ملا صدیق اکبر سے انھیں

خلعتِ انعام و احساں رب سے اور سے انہیں

جو صحابہ صاحبِ دولت تھے ان سے زر لیا ۔ تیغ زن تھے جو ان سے تیغ کا جوہر لیا

سر بکف تھے جو خدا کی راہ میں ان سے سر لیا ۔ پاس جنکے گھر ہی گھر تھا ان سے ان کا گھر لیا

تھے جو نادار ان سے سیم و زر کے بدلے جان لی

بات سب نے الغرض پیغمبر کی مان لی

احمدی احمد بھی تقدیر کا ہے سوال ۔ ہر وہی اسلام در اس کا وہی جاہ و جلال

مانگنے والا ہے احمد کا غلام خوش خصال ۔ چہرہ زیبا وہی ہو اور وہی حسن و جمال

کیوں نہ اسکی راہ میں ہم مال و زر قرباں کریں

جان دیں راہِ خدا میں اور سر قرباں کریں

آفریں صد آفریں ہماری شان میں ۔ مال و دولت میں نہیں کم جسم میں اور جان میں

ذکر خیر آیا ہے دیکھو تو سہی قرآن میں ۔ ہم بھی پیچھے کیوں رہینگے دین میں ایمان میں

رکھیں گے اک دوسرے سے آگے بڑھ بڑھ کر قدم

ہم پہنچ جائینگے جب تک ہے ہمارے دم میں دم

ہم تو ہیں مانتے بہ ایں احمد کلام ۔ کر دکھائیں تو سہی اعلیٰ سے اعلیٰ نیک کام

ہم نے پھیلانا ہے عالم میں محمد کا پیام ۔ کلمۂ اسلام ہو وردِ زبانِ خاص و عام

دوستو اس کے لئے زر چاہیئے سر چاہیئے

جوشِ بوبکر و عمر و عثمان و حیدر چاہیئے

ظاہری آرائشوں میں مال و زر برباد ہو ۔ پاس عزت کے لئے اسراف کی ایجاد ہو

دنیوی آسائشوں میں زر لٹے دل شاد ہو ۔ حفظِ شہرت کے لئے اغیار کی امداد ہو

نام جب آیا خدا کا دل میں تنگی ہو گئی

اچھی خاصی مرد و زن میں خانہ جنگی ہو گئی

آج ختنہ ہے کسی کی منگنی میں زر ریزی ہوئی ۔ فتنہ خوابیدہ شب کی سحر خیزی ہوئی

شادیانوں سے محلہ میں شر انگیزی ہوئی ۔ دعوت دیسی ہوئی اور چار انگریزی ہوئی

لٹ گئی دنیا مگر نادار مردک رہ گیا

چل دیئے دانا یہ نادان اپنا زیرک رہ گیا

زر لٹایا ہم نے منگنی بیاہ میں دل کھول کر ۔ رہن کی جاگیر اور املاک و در و دیوار و در

گھر لٹایا خرچ کر کے اپنا سارا مال و زر ۔ مرحبا صد آفریں سے ہو گئی ہم کو ردکر

اب دلھن کے واسطے سونے کا زیور چاہیئے

اور دولہا کیلئے اک خلعتِ زر چاہیئے

دھوم سے آئی برات اور شادیانوں سے بجی برات ۔ ہیں بجاتی آبرو والے بہت اچھی برات

تیسرے کی ہیں دلہا ساتھ ہر خاصی برات ۔ الغرض آنکھوں پہ سر پہ آج آ اتری برات

مطرب گویا نے سہرا گا کے پایا سیم و زر

اور نقالوں کو بھانڈوں کو دیا دل کھول کر

ہوگی امت تو ہے ان ساری رسموں سے نفور ۔ شمع انعام ہدیٰ سے دل میں پائیگی یہ نور

حکم شرع احمدی سے اگر مطلب ہے سرور ۔ نصرتِ دینِ خدا میں وہ نہیں کرتے قصور

دل سے نفرت ہے انہیں اسراف سے تبذیر سے

اک کراہت ہے نمود و نام کی تصویر سے

ہاں ہر اک تحریک میں ہے انکی ہمت پیشتر ۔ یہ ہر اک تقریب میں فائز ہیں دل میں سربسر

یہ ہر اک تجویز میں دیتے ہیں زر دل کھول کر ۔ ہے ہر اک تعمیر میں انکی مدد بادید و فر

انکے دل کے حوصلے کھلتے ہیں کارِ خیر میں

دیتے ہیں یہ مال و دولت کاروبارِ خیر میں

اس جماعت نے بنایا ہے مسیحا کا منار ۔ آسماں سے کر رہا ہے بات جو لیل و نہار

روشنی اسلام کی ہوتی ہے جس سے آشکار ۔ وقت دکھلاتا ہے تھا دنیا کو جس کا انتظار

نام اسلامی شعائر کا ہوا اس سے بلند

پایۂ خدامِ احمد ہو گیا اس سے بلند

مسجدِ لنڈن کی جب تعمیر کا اٹھا سوال ۔ کتنا دیں اور کیوں نہیں ہے اور پیدا سوال

کچھ نہ سوچا بیش و کم جب دل میں آیا یہ خیال ۔ اٹھے مل کر احمدی اور کر دیا پورا سوال

بس یہ سمجھو مسجدِ لنڈن کی تعمیریں ہوئی

ہاں بلند اونچے مناروں سے تکبیریں ہوئیں

دیتے تھے جو چندہ ماہوار سب دیتے رہے ۔ کچھ نہ جتلایا کہ کیا اور کتنا کب دیتے رہے

از برائے ابتغاء وجہ رب دیتے رہے ۔ بے طلب دیتے رہے عند الطلب دیتے رہے

کوئی ہوگا دشمنِ دیں جو دبا رکھتا ہو مال

اور ان چندوں کے دینے کو سمجھتا ہو وبال

ایسا بھوکا ہضم کر لی جس نے یہ خیرات بھی ۔ کر گیا چٹ سیئات نفس اور حسنات بھی

اتنا پیٹو جس نے کھائے دیں کے کھانے بھی ۔ زر اگلنے کی کسی سے کیوں یہ کرتا بات بھی

سلسلہ کی مانگ سے غافل رہا کاہل رہا

گو پڑھا لکھا تھا پر جاہل کا ہی جاہل رہا

مانگتا ہے قرض آقا اور یہ بندہ خموش ۔ آمد ماہانہ دو قسطوں میں اب ہیں جاتے ہوش

دس گنا دینے کا وعدہ ہے مگر بہرا ہے گوش ۔ کون سنتا ہے کہیں حضرت تو ہیں مخمور نوش

بیوی بچوں کی تن آسانی و تن پوشی رہے

حکم آقا کی طرف سے خواہ بے ہوشی رہے

جانے دو کیا ذکر کرتے ہو کسی جوس کا ۔ دیکھنا اچھا نہیں ایسے رخِ منحوس کا

دین میں حصہ ہی کیا ہے بوالعجب کنجوس کا ۔ ہے یہ نقشہ پائے طاؤس اور پرِ طاؤس کا

اس سے کیا لینا ہے بس حطبِ جہنم ہے یہ مال

ہے یہی اس کا جو مال آخر کو دیکھیگا مآل

خاص چندہ خاص احباب اور خاص اصحاب دیں ۔ بندگانِ خاص مردانِ اولوالالباب دیں

احمد اللہ کے خادم نیک دل احباب دیں ۔ نقد دیں یا جنس دیں یا گوہرِ نایاب دیں

دیں کی تعمیر میں سیم و زر ان کا بالضرور

خشتِ زریں بن کے ہو گا پیش مولا کے حضور

وقت ہے اب نصرتِ دینِ خدا کا دوستو ۔ ہے یہ زریں وقت اظہارِ وفا کا دوستو

آج موقعہ ہے نہیں ہوتو بلا کا دوستو ۔ امتحانِ خاص ہے صدق و صفا کا دوستو

دینداری اور دین کی پوری غمخواری دکھاؤ

بن کے بوبکر و عمر صدق و وفاداری دکھاؤ

احمدیت کا نمونہ بن کے دکھلاؤ گے کب ۔ احمدیت کے اصول خاص پھیلاؤ گے کب

کشتی احمد کے اندر بیٹھنے آؤ گے کب ۔ نوح کے ہمراہیوں میں کس زمانہ جاؤ گے کب

جوش میں طوفان ہے کشتی خدا میں بیٹھ جاؤ

پھر نہ کہنا اپنے دل میں اہل بننے کا تھا چاؤ

خاص چندہ دیکے تم ہو جاؤ کشتی پر سوار ۔ مان جاؤ وقت ہے کس بات کا ہے انتظار

آسمانی برکتیں پاؤ گے بے حد و شمار ۔ ورنہ تم کو بیٹھنا ہوگا بصد غم سوگوار

نوح کے بیٹے کا افسانہ ہے عبرت کی کتاب

ڈوبنے کا واقعہ ہے اک نصیحت کی کتاب

نوح کے بیٹے نے کہنا باپ کا مانا نہ تھا ۔ قدر اس اللہ کے مقبول کا جانا نہ تھا

انکی قسمت ہی میں سیدھی راہ پر آنا نہ تھا ۔ کچھ نہ سمجھی بات اس نے کیا وہ دیوانہ تھا

مان کر تم بات اپنے نوح کی اچھے بنو

یہ نہ ہو ثاقب کہ تم بھی نوح کے بیٹے بنو

امریکہ میں احمدیہ مسجد

خدا تعالیٰ کے فضل سے شکاگو (امریکہ) میں ایک مکان خرید لیا گیا ہے۔ جس کے ایک حصہ کو مسجد کی شکل میں منتقل کیا جا رہا ہے۔ اس کے متعلق جناب مفتی محمد صادق صاحب کی حسب ذیل اطلاع امید ہے کہ نہایت خوشی اور مسرت سے پڑھی جائیگی۔ (ایڈیٹر)

مسجد کا گنبد۔ محراب اور منبر طیار ہو گئے ہیں۔ فالحمد للہ مسجد کا فوٹو انشاء اللہ رسالہ مسلم سن رائز نمبر ۴ میں دیا جائیگا۔ اور غالباً نمبر ۴ میری ایڈیٹری کا آخری رسالہ ہوگا اس کے بعد جنوری کا پرچہ مولوی محمد دین صاحب شائع کرینگے۔ یہاں کام روز افزوں ترقی پر ہے۔ ہفتہ گذشتہ میں پانچ لیکچر ہوئے۔ دو نو مسلم ہوئے۔ لیکچروں کیواسطے بہت جگہ سے درخواستیں آتی ہیں۔ مگر بسبب کم فرصتی سب پوری نہیں ہو سکتیں۔

محمد صادق عفا اللہ عنہ ۔ ۱۳ جولائی ۱۹۲۳ء

102

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۲۲ء

مسجلین سے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا خطاب

۳۱- اگست بعد نماز عصر قرآن کریم کا درس سورہ توبہ ختم کرنے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے حسب ذیل تقریر فرمائی:-

تشہد اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

۳۱ دن آج پورے ہوتے ہیں۔ جبکہ اسی جگہ کھڑے ہو کر میں نے آپ صاحبان کو ہدایتیں بتائی تھیں کہ قرآن کریم کے درس کو کس طرح سننا چاہیئے۔ پھر جس غرض کے لئے آپ لوگ جمع ہوئے تھے۔ باوجود تکلیفوں اور بیماریوں کے خطرات کے اس کام کو کرنے کی خدا تعالیٰ نے توفیق دی۔ یہی حال اور کاموں کا ہوتا ہے۔ آپ لوگوں میں سے کئی ایسے ہونگے کہ جب آئے تو کئی قسم کے وساوس ان کے دلوں میں پیدا ہوئے ہونگے کہ کھانے پینے کی تکلیف ہوگی۔ گرمی ستائیگی محنت کرنی پڑیگی۔ لیکن اب جبکہ وقت گذر گیا۔ تو کہتے ہونگے کہ بات تو معمولی تھی۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ جب کوئی کام سامنے آتا ہے۔ تو شیطان اسے بڑا کرکے دکھاتا ہے تاکہ انسان ہمت ہار دے۔ اور اس کے کرنے سے جو فیوض حاصل ہو سکتے ہیں۔ ان سے محروم رہ جائے۔ لیکن جب انسان ہمت کرکے اس کام کو کر لیتا ہے۔ تو پھر اسے معمولی سمجھتا ہے یہی حال اس درس کے متعلق ہوا ہوگا۔ اس سے آیندہ کے لئے ایک بہت بڑا سبق حاصل ہوتا ہے۔ اور وہ یہ کہ کسی کام کرنے سے قبل وہ بہت مشکل معلوم ہوتا ہے۔ اور پھر کرنے پر بیسیوں مشکلات اور تکالیف میں سے گذرنا پڑتا ہے۔ لیکن جب کام ہو چکتا ہے تو انسان سب تکالیف بھول جاتا ہے۔ اسلئے تمام نیک کاموں کے کرنے میں یہی احتیاط کرنی چاہیئے کہ شیطان کے وساوس کی پرواہ نہ کی جائے۔ اور ہمت کرکے شروع کر دینا چاہیئے۔

اس دفعہ دس پاروں کا درس ہوا ہے۔ اور بیس باقی ہیں۔ ان کے متعلق منشا ہے کہ اگلے سال ہو جائیں۔ اور ہر سال اسی طرح درس ہوتا ہے۔ ہر سال لوگ آئیں۔ اور جب دو پڑھ لیں تو اور آئیں۔ پھر اور آئیں تاکہ ایسی جماعت پیدا ہو جائے۔ جو تفقہ فی الدین کرنے کے قابل ہو۔ اس کے لئے ایک تو میں یہ نصیحت کرتا ہوں کہ جو دوست اس سال آئے ہیں۔ وہ اگلے سال بھی آنے کی کوشش کریں اور اس امر کے لئے خدا تعالیٰ سے توفیق پانے کی دعا کرتے رہیں کیونکہ اگر اگلے پارے اوروں نے پڑھے۔ تو پچھلے پاروں کے متعلق انہیں پتہ نہ لگیگا کہ کیا پڑھایا گیا ہے۔ اور جنہوں نے پہلے پڑھے ہیں۔ انہیں پچھلے پاروں کے مضامین سے ناواقفی رہے گی۔ اسلئے اگلے سال کے درس کے مخاطب آپ لوگ ہی ہیں۔ جنہوں نے اس سال پڑھا ہے۔ اس کے بعد پھر اور لوگ آئیں۔ پھر اور آئیں۔ اور جب تک خدا تعالیٰ توفیق دے۔ یہ سلسلہ اسی طرح چلتا رہے۔

پھر پڑھنے کے بعد آپ لوگوں پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ جیسا کہ ابھی میں نے درس میں بتایا ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے:- فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ ہر ایک گروہ میں سے ایسے آدمی ہوں جو تفقہ فی الدین حاصل کریں۔ اور پھر جا کر اپنی قوم کو ڈرائیں۔ آپ لوگوں کو [illegible] ہے کہ [illegible] - جو نہ قرآن پڑھے وہ [illegible] وہ [illegible] اور [illegible] - [illegible] بخشش نہیں ہے۔ [illegible] موجود ہی [illegible] ہوئے۔ اور آپ لوگ بھی قدر [illegible] وہ سب آپ کے ذریعہ [illegible] ۳ [illegible] ہوگی۔ [illegible] کے ذریعہ ۳ [illegible] ہوگی۔ [illegible] بچ لو۔ اور ایسی [illegible] شخص جو سمندر میں ڈوب [illegible] آ جائے۔ [illegible] نہ ہو۔ [illegible] مضبوطی سے [illegible]

کوئی اس کے ماتھے پر گولی کا نشانہ لگا کر اسے کہے کہ تختہ چھوڑ دو۔ تو وہ نہیں چھوڑیگا۔ کیونکہ وہ سمجھیگا۔ کہ اگر میں نے تختہ چھوڑ دیا۔ تو میری موت یقینی ہے۔ اور گولی ممکن ہے۔ لگے یا نہ لگے۔ ایسی ہی مضبوطی کے ساتھ تم قرآن کریم کو پکڑو۔ کیونکہ ہماری ترقی اسی کے ذریعہ ہو گی اور اس کے سوا اور کوئی ذریعہ نہیں۔ جو ہمیں کامیابی تک پہنچا سکے۔ خدا تعالیٰ نے ہمارے لئے قرآن کریم میں ترقی کے بڑے ذرائع رکھے ہیں۔ اگر کسی کو قرآن کریم پڑھنے پر بھی یہ خیال نہیں آتا۔ کہ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ نے ہمیں جو کچھ دیا ہے۔ وہ بہت ہی عظیم الشان ہے۔ تو اسے سمجھ لینا چاہیئے کہ وہ مردہ دل ہے۔ آج ہی میں نے عکرمہ کے متعلق سنایا تھا کہ انہیں مسلمان ہوئے چار پانچ ہی دن ہو تھے۔ مگر جب ایک شخص نے انہیں حنین کی جنگ میں کہا کہ محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو آج شکست ہو گئی ہے تو عکرمہ نے کہا۔ تمہیں اس کا کیا دخل ہے۔ اس نے کہا کہ ابھی تو کل مسلمان ہوا ہے۔ اور آج مسلمانوں کی حمایت کرنے لگ گیا ہے۔ عکرمہ نے کہا۔ کیوں حمایت نہ کروں۔ وہ دن گئے۔ جب ہم بتوں کے آگے سجدہ کرتے تھے۔ اب ہمیں حق معلوم ہو گیا ہے۔ تو دیکھو چند دن میں اسقدر ان میں تغیر ہو گیا۔ یہی [illegible]۔ جو قرآن پیدا کرتا ہے۔ مگر یہی [illegible] دل [illegible] میں ایمان [illegible] ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا فَزَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَهُمْ يَسْتَبْشِرُونَ [illegible] چاہیئے۔ کہ [illegible] پیدا کرے قرآن [illegible] [illegible] ہمارے [illegible] ہو۔

[illegible] کاموں میں [illegible] جیسا کہ آپ [illegible] جماعت [illegible] کے بغیر [illegible] [illegible] اور [illegible] [illegible] [illegible] اور [illegible] [illegible] سال [illegible] جماعت [illegible] نہیں ہوگی۔ [illegible] اور وں کی [illegible] مجھے [illegible]

ہوتی ہے کہ بیان نہیں کر سکتا۔ ایسی حالت میں کیا آپ لوگوں کو اسی طرح غافل رہنا چاہیئے۔ جس طرح اب تک غافل رہے ہو۔ اگر تم ترقی حاصل کرنا چاہتے ہو۔ اور خدا تعالیٰ کے انعام کے وارث بننا چاہتے ہو۔ تو قربانیوں کے لئے تیار ہو جاؤ۔ اور دین کے مقابلہ میں کسی بات کی پرواہ نہ کرو۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فوت ہوئے۔ اسوقت کے متعلق خدا تعالیٰ کا یہ احسان مجھے ہمیشہ یاد رہتا۔ اور اس سے بڑا سرور حاصل ہوتا ہے۔ مجھے اسوقت خیال آیا کہ اب کیا ہو گا۔ لیکن اسی وقت میں نے حضرت مسیح موعود کی لاش پر کھڑے ہو کر عہد کیا کہ اگر سارے لوگ بھی احمدیت سے پھر گئے۔ تو میں اکیلا اس کو پھیلاؤں گا۔ اور کسی مشکل اور تکلیف کی پرواہ نہ کروں گا۔ پس جب تک ہماری جماعت کا ہر فرد یہ ذمہ واری نہ سمجھے اسمیں پورا جوش نہیں پیدا ہو سکتا۔ کہ دین کا بوجھ اس کے ذمہ ہے۔ اور دین کی اشاعت اسی کا فرض ہے۔ دیکھو لوگ گندی چیز اٹھانے کے لئے دوسرے کو کہتے ہیں۔ اور اچھی چیز کے متعلق ہر ایک یہی چاہتا ہے کہ میں اٹھاؤں۔ پھر اسلام سے بڑھکر پاک اور اعلیٰ چیز اور کیا ہو سکتی ہے۔ پس اشاعت اسلام کے متعلق یہ مت سمجھو کہ خلیفہ کا کام ہے۔ ہر شخص خدا کے حضور خلیفہ ہے۔ اور ہر شخص اسلام کے لئے ذمہ وار ہے۔ پس تم اسکو پھیلانے کے لئے دیوانوں جیسا جوش پیدا کرو۔ اور سب سے مقدم اس فرض کو سمجھو۔ دیکھو کیا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دولت نہ کما سکتے تھے۔ آپ کو کمانے کا ایسا طریق آتا تھا۔ کہ آپ دو ہی دفعہ تجارت کے لئے گئے۔ اور حضرت خدیجہ رضہ اعلیٰ درجہ کی امیر ہو گئیں۔ پھر انہوں نے اپنا سارا مال رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سپرد کر دیا۔ اگر آپ چاہتے۔ تو اس مال کے ذریعہ تجارت کر کے عرب میں سب سے زیادہ مالدار بنجاتے۔ مگر سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر ہر وقت اور ہر گھڑی دین کی اشاعت میں صرف کیا کرتے تھے۔ اس سے بظاہر کیا فائدہ تھا۔ جو آپ حاصل کر رہے تھے۔ ادھر منافق آپ کو تکالیف پہنچانے میں لگے رہتے ادھر کافر دکھ دینے میں کمی نہ کرتے تھے۔ کوئی ادھر سے حملہ کرتا۔ کوئی ادھر سے۔ مگر آپ کا یہ حال تھا کہ مال و دولت کے حاصل ہونے پر بھی آپ خالی ہاتھ گھر چلے جاتے۔ حنین میں ہی بعض اعراب نے آپ کے گلے میں پٹکے ڈالکر کہا۔ کہ ہمیں مال دو اسپر آپ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ اور آپ نے فرمایا۔ کہ اگر یہ ساری وادی بھی دولت کی ہوتی تو میں تم کو دے دیتا۔ اب میرے پاس کچھ نہیں کہ تمہیں دوں ۔

یہی حال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تھا۔ وہ کیا چیز تھی۔ جس کی حضرت مسیح موعود کو تڑپ لگی ہوئی تھی۔ آپ مال نہیں چاہتے تھے۔ حکومت کے خواہشمند نہیں تھے۔ آپ کو جس بات کی تڑپ تھی۔ وہ یہی تھی۔ کہ لوگ خدا تعالیٰ کو مان لیں۔ اور خدا کے ہو جائیں۔ مولوی عبدالکریم صاحب سناتے تھے کہ ایک دفعہ حضرت صاحب بیت الدعا میں دعا مانگ رہے تھے۔ اس کے قریب ہی مولویصاحب کا کمرہ تھا۔ انھوں نے سنا کہ حضرت صاحب دعا میں اس طرح کراہ رہے تھے۔ جس طرح دردزہ میں عورت کراہتی ہے۔ مولوی صاحب نے کان لگا کر سنا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ آپ کہہ رہے تھے۔ اے خدا اگر سب لوگ ہلاک ہو گئے۔ تو تیرا نام لینے والے کون ہونگے۔ یہ وہ دن تھے۔ جب طاعون کثرت سے پھیلی ہوئی تھی۔ قرآن کی ایک ہی غرض تھی کہ لوگ ہدایت پا جائیں۔ ان سے تعلق رکھنے والوں کی بھی یہی غرض ہونی چاہیئے۔ کہ لوگ ہدایت پائیں۔ خدا تعالیٰ نے مومنوں کے دو ہی کام فرمائے ہیں یا تو یہ کہ کام کرتے کرتے مر جائینگے یا مار ڈالینگے۔ اگر دلیل سے مارتا ہے۔ تو دلیل سے مار دینگے۔ اور اگر دشمن تلوار اٹھاتا ہے۔ تو تلوار سے مقابلہ کرینگے۔ بس تمہارا فرض ہے۔ کہ خدا کے دین کی اشاعت میں لگے رہو۔ اور کسی وقت اس کو نظر انداز نہ ہونے دو ۔

چونکہ وقت تھوڑا ہے۔ اور ابھی دعا کرنی ہے۔ اسلئے میں ان کی قدر کرتا ہوں۔ جنہوں نے اسوقت مجھے دعا کے لئے رقعے دئیے ہیں۔ پہلے میں ان کے نام پڑھونگا۔ اور پھر دعا کروں گا۔ آپ لوگ بھی دعا کریں۔ اور یہ بھی یاد رکھیں کہ دعا کرتے وقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجیں۔ چونکہ ہم کو جو کچھ ملا ہے آپ ہی کے ذریعہ ملا ہے۔ میں اپنے متعلق ہی دیکھتا ہوں کہ ہم جس قوم میں سے ہیں۔ وہ سفید بھیڑیے کی پرستش کرتی تھی۔ اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ نور یعنی قرآن کریم نازل نہ ہوتا۔ تو آج تک اسی تاریکی میں ہوتے۔ پھر قرآن تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم لائے تھے۔ لیکن دنیا نے اس کو چھوڑ دیا تھا۔ اور اس سے بالکل غافل ہو گئی تھی۔ اب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آکر بتایا ہے۔ کہ اس میں کیا خوبیاں ہیں۔ اور اب بھی یہ دوسروں کے لئے بند کتاب ہے۔ اور صرف ہمارے لئے ہی کھلی ہے۔ پس رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا احسان تو یہ ہے۔ کہ آپ قرآن کریم جیسی پاک کتاب لائے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ احسان ہے۔ کہ انہوں نے ہمیں اس کی خوبیوں سے آگاہ کیا۔ اور اس چھپے ہوئے خزانے کا دروازہ ہم پر کھول دیا۔ اس لئے حضرت صاحب ؑ کے لئے بھی احباب دعا کریں کہ خدا تعالےٰ آپ کے درجات بلند کرے ۔

پھر جماعت کی ترقیات کے لئے دعا کرو۔ آدمی تو ایک آتا ہے ایک جاتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آئے۔ مگر گذر گئے۔ پھر حضرت خلیفہ اول رضہ (ان کے بھی ہم پر بہت بڑے احسان ہیں۔ اسلئے ان کے لئے بھی دعا کی جائے) بھی فوت ہو گئے۔ اب اگلے جو آئینگے۔ وہ بھی نہ رہینگے۔ اس لئے یہ دعا کرو کہ جو بھی آئیں انہیں خدا تعالےٰ یہ توفیق دے کہ سیدھے راستہ پر جماعت کو چلائیں۔ اور

منزل مقصود پر لے جائیں۔ ان کے رستہ میں جو مشکلات آئیں خدا تعالیٰ انہیں دور کرے۔ پہلے میں ان کے لئے دعا کرونگا۔ جو مسجد میں ہیں۔ پھر ان کے لئے جو درس میں شامل تو ہوتے رہے ہیں لیکن ان کے نام درج نہ تھے۔ پھر ان کیلئے جو کبھی کبھی آتے۔ پھر ان کے لئے بھی جو اپنے گھروں میں تھے لیکن خواہش رکھتے تھے۔ کہ اگر موقع ملے۔ تو شامل ہوں۔ پھر ان کے لئے جو بھولے بھٹکے ہیں۔ اور ہدایت سے محروم ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ انہیں ہدایت دے۔

کیا مسلمانان ہند پھر "ہجرت" کرینگے

گذشتہ سالوں میں جب مسلمانان ہند نے "ہجرت" کے نام سے ترک وطن کر کے افغانستان میں جانے کا ارادہ کیا۔ اور بیچارے سادہ لوح لوگوں کو ہوشیار لیڈروں نے بھیڑ بکریوں کے گلوں کی طرح ہانک کر افغانستان کی طرف دھکیلنا شروع کیا۔ تو اس خطرناک اور تباہ کن تحریک کے خلاف سب سے پہلے امام جماعت احمدیہ نے آواز اٹھائی۔ اور بڑی ہمدردی سے مسلمانوں کو اس سے باز رہنے کی نصیحت فرمائی یہ نصیحت اس وقت کی گئی۔ جبکہ عوام کے جوش کو دیکھکر کوئی اس ہجرت کے خلاف ایک لفظ بھی کہنے کی جرات نہ کر سکتا تھا۔ اور گو اسی اندھا دھند جوش کی وجہ سے اس نصیحت کی طرف توجہ نہ کی گئی۔ لیکن بہت ہی جلدی اسکی خلاف ورزی کا ایسا خمیازہ بھگتنا پڑا۔ جو ہمیشہ کے لئے یاد رہیگا۔ اور یہ اسی کا نتیجہ ہے۔ کہ وزیر اعظم برطانیہ کی ایک تقریر کے متعلق صدر مرکزی خلافت کمیٹی کے اعلان کے اس مہمل سے فقرہ سے کہ "ہمیں ایک ایسی حکومت دیجئے۔ جسے ہم اپنی حکومت کہہ سکیں۔ ورنہ ہمیں رخصت ہو جانے دیجئے" (پیسہ اخبار ۲۲ر اگست) یہ سمجھکر کہ اس میں "پھر ہجرت" کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ مسلمان اخبارات چونک پڑے ہیں اور ان تباہیوں اور بربادیوں کا حوالہ دے کر جو پہلی بار ہجرت کرنے والوں کو اٹھانی پڑیں۔ التجا کر رہے ہیں۔ کہ اب ہجرت کا نام بھی نہ لینا چاہئے۔

اگر مرکزی خلافت کمیٹی کے صدر صاحب کے مندرجہ بالا الفاظ کا وہی مطلب ہے۔ جو سمجھا گیا ہے۔ تو سوائے اس کے اور کیا کہا جا سکتا ہے۔ کہ مسلمانوں کی راہ نمائی کے مدعی انہیں جان بوجھکر تباہی کی طرف لے جا رہے ہیں کیونکہ جس تحریک کی بربادی کو وہ آنکھوں سے دیکھ اور کانوں سے سن چکے ہیں۔ اسی کو پھر جاری کرنا چاہتے ہیں۔ اور باتوں کو چھوڑ کر اگر اس ترک وطن کی تحریک کے متعلق ہی امام جماعت احمدیہ کی دور اندیشی عاقبت بینی اور اصابت رائے کو دیکھا جائے۔ تو معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ ان میں اور مسلمانوں کے لیڈروں میں کتنا بڑا فرق ہے۔ آپ نے اس وقت اس کے نقصانات اور بربادیوں کی طرف توجہ دلائی۔ جبکہ ابھی اس پر عمل بھی نہ کیا گیا تھا۔ اور اس سے باز رہنے کی نصیحت کی۔ لیکن سارے ہندوستان کی خلافت کمیٹیوں کا ہیڈ مرکزی خلافت کمیٹی کا صدر اب بھی جبکہ "ہجرت" کرنے والے ہزاروں کی تعداد میں تباہ و برباد ہو چکے۔ اور بیسیوں گھروں میں ماتم پڑے ہوئے ہیں۔ پھر اس تحریک کو زندہ کرنا چاہتا ہے۔

بات یہ ہے۔ کہ جب کسی قوم کی تباہی کے دن آتے ہیں۔ تو اس کے راہ نما ایسے ہی لوگ بن جاتے ہیں جنہیں ہلاکت کے گڑھے میں گرانے کے سوا اور کوئی کام نہیں آتا۔ اور بد قسمتی یہ ہوتی ہے۔ کہ ہلاک ہونے والی قوم بھی انہی کے پیچھے چلنا باعث کامیابی سمجھتی ہے۔

کاش مسلمان اب بھی اپنی حالت کو بدلیں۔

موپلوں پر مسلمانوں کی ملامت اور ہندو صاحبان

معلوم ہوتا ہے۔ مالابار کے فسادات میں بعض مفسد موپلوں نے مسلمان علماء کے ان غلط خیالات سے متاثر ہو کر کہ جبراً مسلمان بنانا ثواب کا کام ہے۔ بعض ہندوؤں کو مسلمان بنایا۔ اور گو اس قسم کے واقعات بھی بیان کئے جاتے ہیں۔ کہ ہندوؤں نے مسلمانوں کو قتل کرنے مسلمان عورتوں کی عصمت دری کرنے اور کئی کئی سال کے مسلمان شدہ لوگوں کو جبراً اپنے مذہب میں ملانے کی کارروائی کی لیکن چونکہ تمام ہندوؤں نے جن میں گاندھی جی سے لیکر ادنےٰ سے ادنےٰ لوگ بھی شامل تھے۔ موپلوں پر ہی غصہ کا اظہار کیا۔ اس لئے مسلمان علماء نے باوجود یہ عقیدہ رکھنے کے کہ امام مہدی جب آئینگے۔ تو تلوار کے ذریعہ سب مذاہب کے لوگوں کو مسلمان بنائینگے۔ ہندوؤں کی خاطر موپلوں کو سخت لعنت ملامت کی۔ اور ان کے جبراً مسلمان بنانے کے فعل کو اسلام کے خلاف قرار دیکر اس سے بڑی نفرت کا اظہار کیا۔ مگر باوجود اس کے وہ ہندوؤں کو خوش کرنے سے بالکل قاصر رہے ہیں۔ جس کا ثبوت ہندوؤں کے متعصب اخبارات کو چھوڑ کر گاندھی جی کے اخبار ینگ انڈیا سے بھی ملتا ہے۔ چنانچہ اس کے ایک پرچہ میں لکھا گیا ہے۔

"بڑی سے بڑی ملامت سے بھی تسلی نہیں ہو سکتی زیادہ سے زیادہ اشاعت بھی ناکافی سمجھی جاتی ہے۔ اس بات کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ کہ اور زیادہ زور سے ملامت اور زیادہ عام طور پر اشاعت کرنی چاہیئے ہمارے مسلمان بھائیوں کو چاہئے۔ کہ اپنے مالا بار کے اندھے دوستوں کے گناہوں کے لئے اور زیادہ ریاضت کریں"

اس پر مدراس کا روزنامہ اخبار "قومی رپورٹ" (۱۶ر اگست ۲۲ء) لکھتا ہے۔

"آخر وہ کیا چاہتے ہیں۔ کیا ان کی یہ رائے ہے۔ کہ مسلمان گھٹنے ٹیک کر ان کے سامنے بیٹھ جائیں۔ یا سارے ہندوستان میں ایک دن مسلمانوں کی قربانی کا مقرر کیا جائے اور تمام مسلمان چند مابلوں کی حرکت کے بدلے میں اپنے آپ کو ذبح کر ڈالیں۔ آخر وہ کیا چیز ہے۔ جس سے مسٹر چاری (ایڈیٹر ینگ انڈیا) راضی ہوں گے"

موپلوں کے خلاف مسلمانوں نے جس ناراضگی کا اظہار کیا تھا۔ وہ اس لحاظ سے بہت وزنی تھی۔ کہ انہوں نے اپنے دیرینہ عقیدہ کو ہندوؤں کی خاطر قربان کر دیا تھا۔ گو وہ عقیدہ غلط ہی تھا۔ اور اسلام سے اس کا کچھ تعلق نہ تھا۔ لیکن وہ اسے صحیح سمجھتے۔ اور امام مہدی کا فرض اولین قرار دیتے تھے۔ مگر افسوس کہ ہندو صاحبان کو راضی نہ کر سکے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خطبہ جمعہ

مسلمانوں کی افسوسناک حالت

خواجہ حسن نظامی کی بیہودیت

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

(یکم ستمبر ۱۹۲۳ء)

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

زمانہ کا اثر

یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے۔ کہ ہر ایک چیز ایک تغیر اور ایک عرصہ کے بعد خراب ہو جاتی ہے۔ پھلوں میں سے سیب۔ آم۔ انار۔ انگور بہترین ثمرات ہیں۔ بادشاہ سے لیکر غریب تک سب ان کو کھاتے اور خوش ہوتے ہیں۔ لیکن جب ایک تغیر کے بعد ان میں کیڑے پڑ جاتے ہیں۔ تو غریب آدمی بھی ان کو کھانا پسند نہیں کرتا۔ اس تغیر سے پہلے وہ خوبصورت ہوتے ہیں۔ ان میں خوشبو ہوتی ہے۔ ان میں مٹھاس ہوتی ہے۔ لیکن پھر بدصورت ہو جاتے ہیں۔ ان میں بدبو پیدا ہو جاتی ہے۔ کڑوے ہو جاتے ہیں۔ پہلے ان کو دیکھنے سے آنکھوں کو سرور ہوتا تھا۔ خوشبو سے دماغ کو فرحت ہوتی تھی۔ زبان کو مزا آتا تھا۔ ہاتھ خوشی سے پکڑتے تھے۔ مگر تغیر کے بعد نہیں نہ آنکھ دیکھنا چاہتی ہے نہ ناک سونگھنا اور نہ زبان چکھنا۔ اور نہ ہاتھ چھونا چاہتے ہیں۔ اگر وہ ہاتھ کو لگ جائیں تو نجاست کی طرح سمجھے جاتے ہیں۔ اور ہاتھ کو دھویا جاتا ہے۔ اس تغیر کی وجہ کیا ہوتی ہے۔ یہی کہ وہ پھل اپنے اصل سے کٹ چکا ہوتا ہے۔ جڑ سے اس کو رزق پہنچنا بند ہو گیا ہوتا ہے۔ اور اگر وہ درخت کے ساتھ بھی ہو۔ تو بھی خدا کے ایک قانون کے ماتحت ایک مدت کے بعد وہ خراب ہو جاتا ہے۔ یہی حال قوموں کا ہے۔ ایک وقت میں ان پر فخر کیا جاتا ہے۔ مگر جب وہ بگڑ جاتی ہیں۔ تو اپنے پرائے ان کو نفرت سے دیکھتے ہیں۔

قرون اولیٰ کے مسلمان

ایک زمانہ میں مسلمانوں کی یہ حالت تھی کہ ان کے کاموں کی دشمن بھی تعریف کرتے تھے۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نجد کا ایک وفد آیا تھا۔ کہ ایک صحابی ہمارے ساتھ بھیج دیجئے جو ہمارے فیصلے کیا کرے۔ یہ لوگ عیسائی تھے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی حکومت نہ تھی۔ پھر وہ کیوں آئے؟ اس لئے کہ مسلمانوں میں ایسی خوبیاں تھیں۔ جو سب کو بھاتی تھیں۔ جو ان سے معاملہ کرتا تھا۔ خوش ہوتا تھا۔ وہ سب کی بھلائی کرتے تھے اور سب سے حسن معاملہ کرتے تھے۔ اسلامی فتوحات کے زمانہ میں جبکہ اسلامی لشکر روم کے علاقہ میں گھسے جا رہے تھے۔ ایک موقع ایسا آیا کہ مسلمانوں کی فوج تھوڑی تھی۔ اور مقابلہ کے لئے رومیوں کا لشکر بہت زیادہ آ گیا اور مسلمانوں کو اپنے مقبوضہ اور مفتوحہ علاقے سے ہٹنا پڑا۔ اس وقت مسلمانوں نے کیا کیا؟

آج جبکہ تہذیب و تمدن کے بڑے دعوے کئے جاتے ہیں جب فوجیں کسی علاقہ سے ہٹائی جاتی ہیں تو اس کو تباہ کر دیتے ہیں۔ اس جنگ میں یورپ میں تہذیب کے دعوے کے باوجود یہ حالت تھی کہ اتحادی جب بڑھتے تھے۔ تو علاقہ کو تباہ کرتے تھے۔ اور جب ہٹتے تو تباہ کرتے تھے۔ اور لوٹ لیتے تھے۔ اس لئے کہ جرمن والے اس سے فائدہ نہ اٹھائیں۔ اور یہی حال جرمن والوں کا تھا۔ ایک شخص میرے پاس ایک کتاب تحفۃً لایا۔ اور اس نے مجھ کو بتایا کہ اس طرح لوٹ میں میرے ہاتھ آئی ہے۔ اور کہا کہ اور لوگ بھی لوٹتے تھے۔ میں نے بھی یہ کتاب لے لی۔ میں نے اسکو کہا کہ میں یہ کتاب نہیں لیتا اُنہی کو دو جو اس کو جانتے ہیں۔ تو جو لوگ صداقت سے دور ہوتے ہیں وہ اس بات کے باوجود کہ لوٹنا منع ہے۔ مفتوحہ علاقہ کو لوٹنے سے نہیں ڈرتے۔ انہی کے قاعدے کے مطابق مسلمان جب وہاں سے لوٹ رہے تھے۔ تو اس علاقہ کو لوٹ اور آگ لگا سکتے تھے۔ لیکن حضرت عمرؓ کے جرنیل اور اسلامی لشکر کے سپہ سالار نے وہ ٹیکس جو لوگوں سے وصول کیا جا چکا تھا۔ یہ کہکر واپس کر دیا کہ یہ ہم نے تمہاری حفاظت کے وعدے پر لیا تھا۔ مگر اب چونکہ ہم تمہاری حفاظت نہیں کر سکتے۔ اس لئے ہم واپس کرتے ہیں۔ تم یہ لے جاؤ۔ اور اس سال کا معاملہ بھی واپس کر دیا۔ کہ یہ ہمارے لئے جائز نہیں۔ ان اخلاق کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ جب مسلمان اس علاقہ سے نکل رہے تھے۔ تو وہ لوگ جو عیسائی تھے۔ روتے تھے۔ کہ مسلمان ہمیں چھوڑ چلے۔ ان کو مسلمانوں کے جانے کا غم تھا۔ اور عیسائی بادشاہ کی حکومت آنے اور ہم مذہب سلطنت کے قائم ہونے کی خوشی نہ تھی بلکہ رنج تھا۔

آجکل کے مسلمان

مگر آج جو مسلمانوں کی حالت ہے اس پر سب نفرین کرتے ہیں۔

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک امیر کو فرمایا۔ کہ آپ مسلمان نوکر کیوں نہیں رکھتے۔ اس نے جواب دیا کہ مسلمان خائن ہوتے ہیں۔ اس لئے ہندو ملازم رکھتا ہوں۔ کہ ان میں یہ بات نہیں۔ یہ غیروں کی مسلمانوں کے متعلق رائے نہیں۔ بلکہ مسلمانوں کی مسلمانوں کے متعلق رائے ہے۔ اسی طرح ہندوستان میں تم دیکھو۔ کہ ہندو سکھ مل جائینگے۔ حکومت کے عمال ان کی رعایت کرینگے۔ کیونکہ مسلمانوں کو جب عہدے ملتے ہیں۔ تو وہ اپنی تیزی اور تندی اور بداخلاقی سے مسلمانوں کو بھیانک صورت میں دوسروں کو دکھاتے ہیں۔

سورۂ فاتحہ میں قومی زوال سے بچنے کی دعا

سورۂ فاتحہ میں اسی کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ فرمایا اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم کہ کوئی قوم نہیں جو منعم علیہ ہو۔ اور پھر مغضوب نہ ہوئی ہو۔ اس لئے جہاں صراط المستقیم کی دعا کرتے رہو۔ وہاں غیر المغضوب علیھم ولا الضالین بھی کہو۔ یہ قومی زوال سے محفوظ رہنے کی دعا ہے۔ کیونکہ افراد میں بہت کم ایسے لوگ ہوتے ہیں۔ جو ولایت اور قرب الٰہی کے مقام سے تنزل کریں۔ لیکن قومیں ہمیشہ اعلیٰ مقام سے تنزل کرتی

رہتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اھدنا فرمایا ہے اھدنی نہیں فرمایا۔ جس کو "میں" کہتے ہیں۔ وہ کم گمراہ ہوتا ہے۔ ہاں جماعتیں گمراہ ہو جایا کرتی ہیں۔ لوگ نیک ہوتے ہیں مگر ان کے بعد آنے والے ناخلف ہو جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ "میں" کی جگہ "ہم" سکھایا۔ چونکہ "میں" گمراہ نہیں ہوتا الا ماشاء اللہ۔ اور "ہم" گمراہ ہو جاتے ہیں۔ اسی لئے "ہم" کی حفاظت کے لئے یہ دعا سکھائی گئی کہ "ہم" ترقی کرکے پھر گر نہ جائیں۔ پس یاد رکھو کہ صحابہ کرام جو دعا کرتے تھے۔ اس کا یہ مطلب نہ تھا۔ کہ میں ابوبکر ابوجہل نہ ہو جاؤں یا میں عثمان ابوجہل نہ ہو جاؤں یا میں علی ابوجہل نہ ہو جاؤں بلکہ یہ کہ قوم کہیں خراب نہ ہو جائے۔ اور وہ مغضوب اور ضال نہ ہو جائے۔

مسلمانوں کی یہود سے مماثلت

چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مغضوب اور ضال کے متعلق پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہیں۔ تو آپ نے فرمایا کہ وہ یہود اور نصاریٰ ہیں۔ جن کی تم اتباع کروگے۔ اور فرمایا۔ لتتبعن سنن الذین من قبلکم۔ اور آپ نے اسقدر زور دیا کہ فرمایا تم ہر ایک وہ برا کام کروگے۔ جو وہ کرتے تھے۔ یہ پیشگوئی آئندہ آنے والے مسلمانوں کے لئے تھی۔ چنانچہ اب دیکھ لو وہ کونسے عیب تھے۔ جو یہود میں پائے جاتے تھے اور جن کی وجہ سے مسلمانوں کو اسقدر ڈرایا گیا تھا۔ وہ مسلمانوں میں نہیں پائے جاتے۔ جس طرح وہ کتاب اللہ میں تغیر و تبدل کرتے تھے۔ اسی طرح مسلمانوں نے تغیر و تبدل کیا۔

جس طرح وہ سبت میں اعتداء کرتے تھے۔ اسی طرح یہ سبت .. .. میں زیادتی کرتے ہیں۔ سبت کے معنے راحت کے بھی ہیں۔ جب مسلمانوں کو راحت ملتی ہے تو خدا کو بھول جاتے ہیں۔ بڑے بڑے ہندو راجے بھی اپنے مندروں میں جاتے ہیں۔ اور معبودوں کی پرستش کرتے ہیں لیکن مسلمانوں میں سے جس کو روٹی کھانے کو مل جاتی ہے وہ شداد کا ہمسر ہو جاتا ہے۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر۔ کیا کوئی مسلمان نواب ہے۔ جو مسجد میں آکر پانچوں وقت باجماعت نماز پڑھتا ہو۔ یہ لوگ مسجد میں آنا اپنی ہتک سمجھتے ہیں۔ جس کو دیکھو فرعون کا بھائی بنا ہوتا ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ ان کے مقابلہ میں ہندو راجے کئی کئی گھنٹے تپسیا میں لگے رہتے ہیں۔ اور ایسے ایسے موقع پر جبکہ دنیادار لوگوں کو غفلت ہو جاتی ہے وہ عبادت کو نہیں چھوڑتے۔ ہمارے موجودہ بادشاہ جب دلی میں آئے۔ تو اسوقت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کی جو میرے ماموں ہیں۔ کیمپ میں ڈیوٹی لگی تھی۔ ایک صبح کو ان کے پاس آدمی آیا۔ اور ان کو کہا کہ مہاراجہ صاحب دربھنگہ عبادت کر رہے تھے۔ جنہیں اسقدر محویت ہوئی کہ پیچھے آگ کی انگیٹھی تھی۔ جس سے پیٹھ لگ کر جل گئی۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ انکو کس قدر محویت تھی۔ کہ ان کی پیٹھ جل گئی۔ اور ڈاکٹر کو بلانا پڑا۔ لیکن دوسری طرف مسلمان نوابوں نے شاید ساری رات دربار میں شمولیت کی تیاری میں ہی صرف کردی ہوگی۔ غرض مسلمانوں کی حالت بالکل یہود کے مشابہ ہو گئی ہے ॰

خواجہ حسن نظامی کی یہودیت

پچھلے الفضل میں ایک نوٹ پڑھا ہے۔ جسمیں حسن نظامی کے ایک مضمون کے اقتباس درج ہیں حسن نظامی وہی شخص ہے۔ جس نے مجھ کو ایک دفعہ مباہلہ کا چیلنج دیا تھا۔ اور کہا تھا کہ ایک مُردے کے پاس چلوں۔ جن کی ہڈیاں بھی خاک ہو گئی ہیں۔ اور کہا تھا کہ ایک گھنٹے میں فیصلہ ہو جائیگا۔ مگر پھر ایسا ذلیل ہوا کہ غیر احمدی اخبارات نے بھی اسکو شرمندہ کیا۔ اب اس نے ایک جھوٹا قصہ بنایا ہے کہ قادیان کے سب احمدی لنڈن چلے گئے ہیں۔ اور مرزا صاحب کی قبر کے پاس ایک گئوشالہ بنایا گیا ہے۔ اور قادیان میں جس جگہ مرزا قادیانی رہتے تھے وہاں آجکل ایک سرائے بن گئی ہے۔ اور رات کو وہاں ایک روح ظاہر ہوتی ہے۔ جس سے لوگ ڈر کر بھاگ جاتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔

آخر یہ لوگ رسول کریم کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔ مگر ایسی گندی باتیں دوسروں کے بزرگوں کی طرف منسوب کرنے سے نہیں شرماتے۔ اور یہ ایسی باتیں کرتے ہیں کہ کوئی شخص شرفاء سے کبھی اس قسم کی باتیں کرنا پسند نہیں کرتا۔ حتیٰ کہ چوہڑے چمار بھی اس قسم کی باتیں نہیں کرتے۔ کیونکہ یہ لوگ بھی دوسروں کے بزرگوں کا ادب کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ رنجی وہ بڑے مہاتما تھے۔ مگر افسوس یہ لوگ چوہڑوں سے بھی گر گئے اور ان سے بھی ان کی حالت بدتر ہو گئی۔

مسیح ناصری کے زمانہ کے فقیہی اور حسن نظامی

یہ مضمون پڑھکر مجھ کو افسوس بھی ہوا۔ اور خوشی بھی۔ افسوس تو اس بات کا کہ مسلمانوں میں اس قسم کے لوگ پیدا ہو گئے ہیں۔ اور خوشی اس بات کی کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی پوری ہو گئی ہے کہ یہ لوگ یہود کے قدم بقدم چلینگے۔ یہود نے بھی مسیح اول کے متعلق کہا تھا کہ اس کی لاش بہت بری طرح پھینکی ہوئی آسمان اور زمین کے درمیان لٹکی ہوئی ہے۔ اسی طرح حسن نظامی نے یہودیوں کے فقیہوں اور فریسیوں کے مطابق کہا ہے۔ اور اس سے انہی فقیہوں اور فریسیوں کی نسل سے ہونے کا ثبوت دیا ہے۔ کیونکہ جن لوگوں جیسے کوئی کام کرتا ہے۔ وہ انہی میں سے ہوتا ہے۔ حضرت مسیح نے یہودیوں کے فقیہوں اور فریسیوں کو کہا کہ تم ابراہیمؑ کی اولاد نہیں ہو۔ بلکہ شیطان کی اولاد ہو۔ کیونکہ تم ابراہیمؑ کے سے کام نہیں کرتے۔ بلکہ شیطانی کام کرتے ہو۔ اسی طرح خواہ کوئی سید ہو یا مغل یا پٹھان اس کے کام دیکھے جائینگے کہ وہ کس قسم کے کرتا ہے۔ پھر جن لوگوں کی مانند کام کریگا۔ انہی میں سے سمجھا جائیگا۔ ہمارے مخالف حضرت مسیح کے زمانہ کے فقیہوں اور فریسیوں کی مانند ہیں۔ ان میں سے کوئی یہودا اسکریوطی کی مانند ہے۔ جس نے اپنے آقا کے خلاف گواہی دی۔ اور حضرت مسیح کو پکڑوا دیا۔ کوئی ان فقیہوں فریسیوں کی مانند ہے۔ جنھوں نے حضرت مسیح کے خلاف گواہی دی۔ اور ان کو صلیب پر چڑھوا دیا۔ ان لوگوں کو جھوٹ بولنے اور الزام لگانے میں ذرا بھی شرم و حیا نہیں آتی۔ اس شخص کو خیال کرنا چاہیئے۔ کہ اگر ایسا ہی قصہ کوئی شخص نعوذ باللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق لکھے کہ آپ کی قبر پر گئوشالہ بنایا گیا ہے۔ تو ایسے خبیث الفطرت کو مسلمان کیا کہینگے۔ یہ لوگ اس شخص کو جو کچھ کہینگے۔ وہی خود اس کو اپنے متعلق سمجھنا چاہیئے ॰

رسول کریم کی ایک پیشگوئی کا ظہور

لیکن ان کے اس ترقی

اقوال اور ان حرکات سے جہاں ہمیں افسوس ہوتا ہے وہاں خوشی بھی ہوتی ہے کہ رسول اکریم کی پیشگوئی پوری ہوئی۔ اور اس پیشگوئی نے تیرہ سو برس بعد محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر گواہی دیدی کہ وہ جھوٹے اور مفتری نہ تھے۔ کیونکہ آپ نے جب فرمایا کہ تم مغضوب اور ضال ہو جاؤ گے۔ تو اسوقت آپ کے سامنے وہ لوگ تھے جو آپ پر جان دینے والے تھے یعنی ابو بکر رض۔ عثمان رض۔ عمر رض۔ علی رض۔ طلحہ رض۔ زبیر رض۔ زید رض۔ ابو ہریرہ رض۔ سعد بن عبادہ رض۔ عمیر ابن مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہم جیسے لوگ تھے جو دشمن کے مقابلہ سے ہٹتے نہ تھے۔ اور اسلام پر اپنا سب کچھ قربان کر چکے تھے۔ اسوقت اس پیشگوئی کے بیان کرنے کا یہی مطلب تھا کہ آیندہ رسول کریم کی طرف منسوب ہونیوالے ایسے لوگ ہونگے۔ چنانچہ اب ایسے لوگ ظاہر ہو گئے۔ اور انھوں نے یہود کی مثال کو زندہ کر دیا۔ اور حسن نظامی نے ثابت کر دیا کہ وہ یہود کے قدم بقدم چل رہا ہے۔ ایک وقت میں ابوجہل نے جو کچھ کیا۔ کوئی تعجب نہیں۔ اگر آج حسن نظامی وہی حرکتیں کرتا ہے۔ لیکن اس میں ایک سبق اور ایک عبرت ہے۔ خوشی اس بات کی ہے۔ کہ جو یہود نے مسیح اول سے کیا۔ وہی ان لوگوں نے مسیح ثانی کے متعلق کیا۔ مگر رنج اس بات کا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف منسوب ہونے والے لوگوں کی یہ حالت ہو گئی۔ ہماری جماعت کو چاہیئے کہ وہ ان لوگوں کی حالت سے سبق حاصل کرے۔ اور اپنے اخلاق کی نگرانی کرے۔ کہ یہ نتیجہ کثرت سے گندے اور جھوٹے قصے پڑھنے اور لکھنے کا ہے۔ ہماری جماعت کو چاہیئے۔ کہ وہ ناول یا قصہ لکھنے سے پرہیز کرے۔ کیونکہ جس کو جھوٹ کی عادت ہو جاتی ہے۔ اس کے دل سے صداقت کی قدر نکل جاتی ہے۔ اور پھر اس کا قدم خطرناک باتوں کی طرف اٹھ جاتا ہے۔ گو ناولوں سے فائدہ بھی ہوا ہے مگر ہمارے لوگوں کا کثرت سے ناول لکھنے اور پڑھنے کے باعث یہ علاج ہو گیا ہے کہ انہیں سے صداقت مٹ گئی ہے۔ چونکہ مسلمان بھی قصوں میں پڑ گئے ہیں۔ اسلئے انکو جھوٹ بولتے ہوئے ذرا بھی خیال نہیں آتا کہ کیا کر رہے ہیں۔ یہی حال انکی تفسیروں کا ہے انہیں روایتیں بھری ہوئی ہیں۔ اور اب یہ لوگ جھوٹ تیر و در کی طرح استعمال کرتے ہیں۔ ہماری جماعت کو چاہیئے کہ اس شغل سے پرہیز کرے اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو کیونکہ یہ آخری جماعت ہے۔ فتنہ سے بچائے۔ جب تک کہ [illegible] ہے اور اس کے بعد پھر قیامت ہی قیامت ہے۔

قرآن کریم پر آریہ مسافر کے اعتراضات کے جواب

نظیر اس کی نہیں جمتی نظر میں غور کر دیکھا
بھلا کیونکر نہ ہو یکتا کلام پاک رحماں ہے

جس قوم نے اپنے پرمیشر کا جائزہ لینے سے بھی اجتناب نہ کیا۔ اور اس کے فرائض خود مقرر کرنے کی جرأت کی۔ اس سے کب توقع ہو سکتی تھی۔ کہ وہ دیگر صداقتوں پر کاربند ہوگی۔ یہی وجہ ہے کہ اس نے ہر صداقت کی مخالفت اور ہر راستی کا انکار اپنا حصہ مخصوص قرار دے لیا ہے۔ غور کا مقام ہے کہ جس کتاب نے جہالت اور ظلمت کے وقت میں آکر دنیا کو نور سے معمور اور علم سے بھرپور کر دیا۔ اور جس نے بڑے بڑے مصاقع العرب کو ساکت و خاموش کر دیا۔ اور باوجود چیلنج پر چیلنج دینے کے وہ اس کی نظیر لانے پر قادر نہ ہوئے۔ اور جس کے کمال کا غیر مذاہب کے اہل علم نے اعتراف کیا اور کر رہے ہیں۔ اس کی تکذیب اور تردید کرنا اگر حماقت اور جہالت نہیں۔ تو اور کیا ہے؟

آریوں نے قرآن کریم کی خلاف جو دریدہ دہنی اور یاوہ گوئی سے کام لیا ہے۔ اس کا سارا الزام جناب دیانند جی کے ذمہ عائد ہوتا ہے۔ بعد کے آنے والوں نے اگر کچھ کہا تو وہ جناب سوامی دیانند صاحب کا ہی پس خوردہ تھا۔ اور اس کے ذمہ وار بھی وہی ہیں۔ جبکہ سوامی صاحب نے ہر طرح اپنی لیاقت و لطافت ثابت کرنے کے لئے اللہ جل شانہ کی کلام پاک پر اپنی کوتاہ فہمی سے اعتراضات کے طومار باندھے تو آپ کے [illegible] کا آپ کی اقتداء کرنا ازبس ضروری تھا اسی کے مطابق آریہ سماج میں کوئی نہ کوئی ان کا جائز وارث بننے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ جنمیں سے ایک نے آریہ مسافر کے نام سے دہلی سے سر نکالا ہے۔ اور چند اعتراضات قرآن کریم پر مختلف پرچوں میں کئے ہیں۔ اگرچہ ان کی حقیقت اہل علم کے نزدیک پانی کے بلبلے سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی تاہم مختصر طور پر ان کے جواب برائے افادہ درج ذیل ہیں۔

اعتراض نمبر ۱ } عربی زبان نزول قرآن سے پہلے بولی جاتی تھی۔ پس عربی زبان الہامی نہیں تو قرآن ربانی کیسے ہوا ٭

جواب } یہ ٹھیک ہے کہ عربی زبان قرآن مجید کے نزول کے وقت سے شروع نہیں ہوئی۔ بلکہ پہلے بولی جاتی تھی لیکن ہمارا اعتقاد ہے کہ جب بھی اس کا آغاز ہوا۔ الہاماً ہوا اور ام الالسنہ قرار دیا گیا۔ باقی تمام زبانیں اس کی شاخیں ہیں جو امتداد زمانہ کی وجہ سے الگ ہوتی گئیں۔ اور عربی زبان کا الہامی ہونا اور ام الالسنہ ہونا جن دلائل باہرہ اور حجج قاطعہ سے ثابت ہے ان کے لکھنے کی یہاں گنجائش نہیں۔ اگر کوئی شائق ہو تو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب منن الرحمٰن ملاحظہ کرے۔ جو اسی موضوع پر لکھی گئی ہے۔ اور اگر کسی میں اس کی تردید کی جرأت ہے تو کر کے دکھائے۔ پس جب زبان عربی اصل الہامی زبان ہے۔ تو قرآن مجید کا ربانی ہونا ثابت ہو گیا۔

اعتراض نمبر ۲ } قرآن کی آیتوں کے الفاظ نزول قرآن سے پہلے محمد صاحب (صلے اللہ علیہ وآلہ [illegible]) کو یاد تھے۔ تب خدا نے انپر نازل کیا کیا۔ اگر کچھ نازل نہ کیا تھا۔

جواب } قل لئن اجتمعت الانس والجن علیٰ ان یاتوا بمثل ھذا القرآن لا یاتون بمثلہ ولو کان بعضھم لبعض ظہیرا۔ کے پُرزور چیلنج کے باوجود آپ کے بھائی بندوں کے منہ کیوں بند ہو گئے۔ اور کیوں وہ ایک آیت بھی اسکی مانند نہ لا سکے۔ اور نہ آج تک کوئی لا سکا ہے۔ اس سے ثابت ہو گیا کہ قرآن ایک بے مثل اور بے نظیر کتاب نازل ہوئی۔ یہ تو اس کی ذاتی خوبی اور کمال ہے آگے اس نے دنیا میں جو تغیر پیدا کیا ہے۔ اسکی بھی کوئی نظیر نہیں مل سکتی۔ عرب کی جو حالت رسول کریم کی بعثت کے وقت تھی۔ وہ کسی اہل علم سے پوشیدہ نہیں۔ اور جو جہالت اسوقت لوگوں پر طاری تھی۔ وہ مورخین نے بیان کر دی ہے۔ اور تاریخ سے ادنیٰ واقفیت رکھنے والا اس سے آگاہ ہو سکتا ہے۔ پھر قرآن مجید کے بعد کی حالت کو چشم بینا سے دیکھنے والے پر منکشف ہو گا کہ اللہ تعالیٰ نے کیا نازل کیا تھا ٭

پھر الفاظ علیحدہ تو کچھ فائدہ نہیں دے سکتے۔ جیسا کہ تم نے بھی لکھا ہے۔ "خالی لفظ کبھی علم نہیں سکھا سکتے"۔ تو پھر یہ اعتراض اگر دروغگو را حافظہ نباشد کے ماتحت نہیں تو اور کیا ہے۔ یہ تو ایسا ہی اعتراض ہے کہ کوئی کہے دیانند نے ستیارتھ پرکاش کیا خاک لکھی۔ یہ الفاظ کون نہیں جانتا تھا۔ جس حماقت کے درجہ کا

سرٹیفکیٹ آریوں کی طرف سے اس کو دیا جائیگا۔ اس سے زیادہ نمبر کا مستحق آریہ مسافر ہے۔

ایسے ڈھکوسلوں سے وید کا الہامی ہونا ثابت نہیں ہو سکتا۔ جس کتاب کا خدا حامی نہ ہو۔ انسانوں کی حمایت اس کو کوئی فائدہ نہیں دے سکتی۔ وید کی زبان مٹ گئی۔ دنیا میں کہیں بولی نہیں جاتی۔ اگر یہ ایسی ہی مقدس زبان تھی۔ کہ اس کے سوا آریوں کے پرمیشر نے کسی اور زبان میں کلام ہی نہیں کیا۔ اور پھر تم کو کوئی اور زبان آتی ہے۔ تو اس نے لوگوں کی زبانوں سے غلط کیوں حرف غلط کی طرح محو کر کے ویدوں کو چیستاں بنا دیا۔

اعتراض نمبر ۳ عربی زبان کے قواعد و لغات بھی انسانی تصنیف ہیں۔ قرآن میں ان کی پابندی ہے۔ تب خدا سے اس کے متعلق کونسی بات منسوب ہو سکتی ہے۔

جواب کیا قواعد و لغات زبان سے غیر منفک ہوتے ہیں۔ اور جب عربی زبان الہامی ہے تو کیا قواعد و لغات اس سے علیحدہ رہ گئے؟ آخر جب زبان بتائی تو وہ قواعد کے ہی ماتحت بتائی۔ اس لئے خدا تعالےٰ نے قرآن مجید میں اپنے قواعد کی پابندی کی ہے۔ انسانی قواعد کی پیروی نہیں کی۔ انسانوں نے تو خدا ہی کے دیئے ہوئے علم کے ماتحت قواعد تیار کئے۔ اس لئے خدا پر ان کے قواعد کی پابندی کا اعتراض کیا۔ پھر معترض کو یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کہ عربی لغت اور زبان کے قواعد کو کس طور پر ترتیب قرآن کریم کے نزول کے بعد مسلمانوں نے دیا ہے۔ اس لئے اُس کا اعتراض جہالت پر مبنی ہے۔ کیونکہ یہ ایسی ہی بات ہے۔ جیسے کوئی شخص لوہار کے اوزار بنانے کی وجہ سے کہے کہ لوہا خدا کا بنایا ہوا نہیں۔ کیونکہ لوہار نے فلاں ہتھیار بنایا ہے۔

اعتراض نمبر ۴ قرآنی آیات ان الفاظ کا مجموعہ ہیں۔ جو مجموعہ ہیں ان آوازوں کا جو نزول قرآن سے پہلے انسان جانور اور پرندوں میں بھی تھیں۔ تب قرآن کی خصوصیت کیا ہوئی۔

جواب کیا ہی عجیب منطق ہے۔ کیا کوئی کتاب جس کا مقصد اصلاح خلق ہو۔ ایسی ہو سکتی ہے جس کے الفاظ کی آواز انسانوں کے منہ سے نہ نکل سکتی ہو۔ اگر نہیں تو پھر ایسی جہالت اور دھوکہ دہی کا کیا مطلب!

یہ اعتراض بعینہٖ وید پر وارد ہوتا ہے۔ کہ وہ ایسے الفاظ کا مجموعہ ہے جن کی آوازیں ہیں۔ اور آوازیں درندوں اور پرندوں میں موجود ہیں۔ پس وید کا کیا پرمیشر کی طرف منسوب ہو سکتا ہے۔

اعتراض نمبر ۵ خالی لفظ کبھی علم نہیں کہلا سکتے۔ قرآن یا اس کے ملہم نے کبھی دعویٰ نہیں کیا۔ کہ آیتوں کے الفاظ کے معانی و تعلقات کا علم بھی خدا سے ملا ہے۔ اور حق پوچھو۔ تو نہ ملہم صاحب کو معلوم ہوا نہ کسی مسلمان کو کہ علم الٰہی کے لئے الفاظ کے علاوہ اور کیا لوازمات ہیں۔ کچھ بھی کہو لیکن یہ بتاؤ۔ کہ فرشتہ ان آیتوں کے ساتھ ان کے معانی و تعلقات بھی لایا تھا۔ اگر نہیں تو خالی الفاظ پیش کر کے الہام کو نامکمل قرار دیتے ہو۔

جواب کیا کسی کو اب بھی شک ہو سکتا ہے۔ کہ لکھشمن صاحب ایڈیٹر مسافر لیکھرام پشاوری کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔ اس قدر قرآن کریم سے ناواقفیت اور پھر اس پر اعتراض کرنا حد درجہ کی ڈھٹائی نہیں۔ تو اور کیا ہے۔ سنئے قرآن کریم کس طرح باواز بلند کہہ رہا ہے الرحمٰن علم القرآن خلق الانسان علمہ البیان کہ اللہ تعالےٰ نے خود اس رسول کو قرآن اور اس کے مطالب بتائے اور سب تعلقات خود بتلائے۔ پھر فرماتا ہے۔ ہم ہمیشہ اپنے نیک بندوں کو اس کے مطالب سے آگاہ کرتے رہینگے جیسا کہ فرمایا۔ انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون اسی طرح اور بہت سی آیات میں یہ دعویٰ موجود ہے۔ پس صاحب اعتراض کے اعتراض محض جہالت کے ناشی ہیں۔

اعتراض نمبر ۶ ترجمہ کرنا علم نہیں۔ اور نہ ہی اصلی ترجمہ ہی۔ پس ترجمہ ہو جانے سے بھی قرآن کے معانی ثابت نہیں ہوتے۔

جواب ہمارا تو یہ دعویٰ ہی نہیں۔ کہ ترجمہ کرنا ہی علم کہلاتا ہے۔ بلکہ ہم قرآن مجید کو ہی تمام دقائق و حقائق کا ایسا لبریز خزانہ سمجھتے اور جانتے ہیں جس کے ذریعہ انسان خدا تک پہنچ جاتا ہے۔ میں صرف ایک مسئلہ بیان کرتا ہوں۔ ساری دنیا کی جعلی و مصنوعی اور الہامی کتابیں اس کے بیان سے قاصر ہیں۔ دیکھو قرآن مجید نے سب سے پہلے مسئلہ دین یعنی توحید کو کس قدر کامل طور سے بیان کیا ہے۔ فرماتا ہے

قل ھو اللہ احد خدا اپنی ذات اور جوہر میں شراکت غیری سے منزہ ہے۔ اللہ الصمد وہ بے نیاز ہے۔ باپ بیٹے اور ناتے سے مستغنی ہے۔ لم یلد نہ اس کا کوئی بیٹا ہے۔ ولم یولد اور نہ وہ کسی کا بیٹا ہے۔ اور نہ وہ کبھی جنم میں آتا ہے۔ ولم یکن لہ کفواً احد اور نہ اس نے کسی کو اپنا شریک فی الصفات او الافعال بنایا ہے۔ وہ ہمیشہ سے دائم ہے۔ اور رہیگا۔ پھر دیکھو قرآن کیسے زور سے کہتا ہے لا تسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا للہ الذی خلقھن۔ نہ سورج کو نہ چاند کو سجدہ کرو۔ بلکہ صرف اللہ کی عبادت کرو۔ جو ان کا خالق ہے کیا وید کی ایک شرتی بھی کامل توحید بتا سکتی ہے۔ وید میں تو جابجا اگنی وایو وغیرہ سے بے شمار دعائیں مانگی گئی ہیں۔ اور ان میں الٰہی اوصاف تسلیم کئے گئے ہیں۔

اعتراض نمبر ۷ جب علم زبان کی رو سے ایک ہی زبان تمام زبانوں کا منبع و ماخذ قدرتی ثابت ہو رہی ہے۔ یا یوں کہو کہ سب زبانیں اس زبان کی بگڑی ہوئی صورتیں ہیں۔ تب کیا خدائے پاک اپنی ہدایت نامکمل اور بگڑی ہوئی زبانوں میں دیگا۔

جواب اس اعتراض میں ہم آپ کے ساتھ متفق ہیں۔ لیکن سوال تو یہ ہے۔ کہ وہ زبان کونسی ہے۔ جو تمام زبانوں کا منبع ہے۔ ہمارا دعوےٰ ہے۔ کہ یہ زبان عربی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی تصنیف منن الرحمٰن میں دلائل بینہ کے ساتھ یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچا دی ہے۔ مگر آپ لوگوں کا صرف دعوےٰ ہی دعوےٰ ہے۔ کہ سنسکرت اصل زبان ہے۔ ذرا دلائل کے ساتھ اس کو ثابت تو کیجئے۔

(باقی)

الراقم العبد [illegible] طالب علم مدرسہ احمدیہ
قادیان

ہندوستان کی خبریں

حادثہ گرو کا باغ کے متعلق سرکاری اعلان

شملہ یکم ستمبر - حکومت پنجاب کا ایک اعلان مظہر ہے کہ چند ماہ ہوتے ہیں بعض اکالیوں نے گوردوارہ "گورو کا باغ" پر جو اجنالہ کے قریب واقعہ ہے - قبضہ کیا - لیکن انہوں نے گوردوارہ کی اراضیات پر قبضہ نہیں کیا تھا - وہ اراضیات ابھی تک مہنت کے قبضہ میں ہیں - حال ہی میں اکالیوں نے ان اراضیات پر سے درخت کاٹے - ان کا یہ فعل قانوناً جرم تھا - اور مجرمین پر مقدمہ چلایا گیا - شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کے بعض ممبران بھی گرفتار ہیں - جن کی نسبت یقین کیا جاتا ہے کہ انہوں نے لوگوں کو جرم کرنے پر ابھارا ہے حکومت کے لئے لازم ہے - کہ قانون شکنی کو روکے اور مجرمین کو سزا دے - حکومت گوردواروں کا مسئلہ حل کرنے کے لئے مناسب قانون کی کوشش میں لگی ہوئی ہے ایک نیا مسودہ قانون تیار کیا گیا ہے - جو حکومت ہند کے پاس منظوری کے لئے بھیجا جائیگا -

وزیر اعظم کی تقریر پر اسمبلی میں بحث

شملہ - ۲۰ر ستمبر - وزیر اعظم نے اصلاحات ہند پر جو تقریر کی ہے - اس کے خلاف لیجس لیٹو اسمبلی میں ۸ر ستمبر کو ایک غیر سرکاری ریزولیوشن پر بحث کی جائیگی - ایجنڈا سے معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر اگنی ہوتری پہلے ممبر ہیں - جن کے نام قرعہ پڑا ہے غالباً اس بحث کا آغاز بھی وہی کرینگے -

گنگا کی طغیانی سے نقصان

الہ آباد - ۲ر ستمبر ۱۹۲۲ء کانپور کا ایک پیغام مظہر ہے کہ دریائے گنگا کی طغیانی کی وجہ سے اناؤ ٹنک ریلوے کی دونوں جانب متعدد مواضعات اس وقت زیر آب ہیں - کئی جھونپڑے بہہ گئے ہیں - عامۃ الناس کو سخت مصیبت کا سامنا ہے - مرادآباد سے بھی ایسی ہی خبر موصول ہوئی ہے -

ڈچس آف البنی کا انتقال

شملہ - ۴ر ستمبر - ہر رائل ہائینس ڈچس آف البنی کی وفات کے باعث ۴ر کی شام کو وائسریگل لاج میں تعطیل ہوئی - معلوم ہوا ہے کہ ملک معظم نے عدالتوں کو چار ہفتہ تک سوگ کرنیکا حکم دیا ہے

ملتان میں محرم پر فساد

شملہ - ۴ر ستمبر - اطلاع موصول ہوئی ہے - کہ ملتان (پنجاب) میں محرم کے موقع پر ہندو مسلمانوں میں خطرناک فساد ہوا ہے - عمارتوں کو بھی نقصان پہنچا ہے -

ہندو کے آٹھویں ایڈیٹر کی گرفتاری

حیدرآباد سندھ ۲ر ستمبر - اخبار ہندو کا آٹھواں اڈیٹر مسٹر پرمانند بھی ازالہ حیثیت عرفی کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا ہے -

میجر بلیک نے سیاحت ہوائی کا عزم ترک کر دیا

میجر بلیک کے ساتھی کپتان میکملین اور کپتان سیلنس کو چٹاگانگ میں جو چوٹ لگی تھی - اس کے سبب میجر بلیک نے ہوائی جہاز سے دنیا کا سفر کرنے کا ارادہ ترک کر دیا ہے آپ نے کہا ہے - کہ اگلے سال اس کے متعلق پھر کوشش کی جائیگی - ۱۵ دن کے اندر اندر آپ اپنے ساتھیوں سمیت انگلستان لوٹ جائینگے -

برما کے جذامیوں کی تعداد میں اضافہ

رنگون - ۲ر ستمبر - حال کی مردم شماری سے معلوم ہوا ہے - کہ برما کے جذامیوں کی آبادی میں دس سال میں ۴۰ فیصدی کا اضافہ ہوا ہے - اور برما گزٹ مرض کی روک تھام کیلئے ہدایات شائع کر رہا ہے - بعض اضلاع میں رؤسائے دہ کو اختیار دیا گیا ہے - کہ وہ قلاش جذامیوں کو گرفتار کر لیا کریں جنہیں سول سرجن کے معائنہ کے بعد پاگل خانوں میں بھیجا جائے - جذامیوں کو بعض پیشے اختیار کرنے کی ممانعت کی گئی ہے جن میں چرٹ کی ساخت و فروخت شامل ہے - اور نیز ریلوے کے سوا دیگر تمام پبلک کی آمد و رفت کے راستوں پر سفر کرنے سے انہیں روک دیا گیا ہے -

قرض کیلئے درخواستیں

کلکتہ - ۲ر ستمبر - کلکتہ کارپوریشن نے ۱۵ لاکھ روپے کے قرض کے لئے ۶ فیصدی سود کے ڈبنچروں کے واسطے یکم نومبر ۱۹۲۲ء سے درخواستیں طلب کی ہیں -

اجلاس کانگرس کے موقع پر کھدر کی نمائش

پٹنہ - ۲ر ستمبر - کانگرس کی استقبالی کمیٹی نے کانگرس کے جلسہ کے ایام میں کھدر کی نمائش کرنے کا فیصلہ کیا ہے - بجرم جوتی بھاڑی کے نیچے جو جگہ پہلے کانگرس کے لئے انتخاب کی گئی تھی - اسے چھوڑ کر اب ایک جدید مقام منتخب کیا گیا ہے - جو ریلوے اسٹیشن سے تین میل کے فاصلہ پر ہے -

شملہ سے تین ہزار میل پر زلزلہ

شملہ - ۳ر ستمبر کی رات کو ۱۲ بجکر ۴۵ منٹ پر تقریباً تین ہزار میل کے فاصلہ پر سے شملہ میں کافی زور کا دھکہ محسوس ہوا -

میونسپل کمیٹیوں کے موجودہ اختیارات میں توسیع

شملہ - یکم ستمبر ۱۹۲۲ء قانون ترمیم میونسپل ایکٹ پنجاب کا بل عملی طور پر تیار ہو چکا ہے - ۱۰ نومبر میں منعقد ہونے والے کونسل کے آئندہ اجلاس میں یہ پیش کیا جائیگا اس بل کا مقصد میونسپل کمیٹیوں کے موجودہ اختیارات میں توسیع کرنا ہے -

مسٹر ڈے لاہے کو ۶۰ ہزار تاوان

مدراس - یکم ستمبر - مسٹر ڈے لاہے مقتول پرنسپل نیو نگٹن کالج مدراس کی طرف سے جو دو لاکھ تاوان کا دعویٰ زمیندار رسنگا پالی کے خلاف دائر کیا گیا تھا - اس میں ایک راضی نامہ ہو گیا ہے - جس کے مطابق مسٹر ڈے لاہے کی بیوی کو ۶۰ ہزار روپیہ بطور تاوان دیا جانا منظور کیا گیا ہے -

لبرل کانفرنس کا پریزیڈنٹ

الہ آباد - یکم ستمبر - ۲۶ر اور ۲۷ر ستمبر کو فیض آباد میں اس صوبہ کے لبرلوں کی سالانہ کانفرنس منعقد ہوگی - جس کے صدر پنڈت گوکرن ناتھ مصر ممبر کونسل منتخب کئے گئے ہیں -

سول نافرمانی قانون کی کمیٹی

کلکتہ - ۳۱ر اگست - کانگرس کی تحقیقاتی کمیٹی اپنی رپورٹ کے مسودہ پر غور کر رہی ہے - مسٹر راج گوپال اچاریہ ایڈیٹر ینگ انڈیا اسمیں شریک نہیں ہو سکے - اس لئے کہ وہ [illegible] میں مبتلا ہو

غیر ممالک کی خبریں

کمالیوں اور یونانیوں کی جنگ

عسکی شہر کی تسخیر لندن۔ ۳۱ اگست ایک برقی پیغام سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ترکان احرار نے عسکی شہر کو تسخیر کر لیا ہے۔

کیا یونانی سامان جنگ چھوڑ کر فرار ہو گئے پیرس ۔ ۳۱ اگست ۔ انگورہ سے سرکاری اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ترکان احرار ہر جگہ فاتحانہ پیشقدمی کر رہے ہیں۔ اور اسیران جنگ کو گرفتار کر رہے ہیں۔ یہ اطلاع کہ یونانی کثیر مقدار میں سامان حرب چھوڑ چھوڑ کر فرار ہو رہے ہیں۔ محتاج تصدیق ہے۔

یونانی ہٹ رہے ہیں پیرس ۔ ۳۱ اگست ۔ اتھینز کا ایک نیم سرکاری بیان ہے کہ تخلیۂ افیون قرہ حصار نہایت باقاعدہ اور پر امن طریقہ سے عمل میں آیا۔ تمام سامان جنگ ہٹا کر ایک جدید خط جنگ میں فراہم کر دیا گیا ہے۔ جہاں سے یونانی توپخانہ کی شہر پر نہ پڑتی ہے۔

کیا فرانس ترکوں کی مدد پر ہے لندن ۔ ۳۰ اگست یونانی سرکاری مراسلہ کا لب و لہجہ نہایت مایوسی آمیز ہے۔ اور کمالیوں کے زبردست توپخانہ کا حوالہ دیا جاتا ہے۔ جس کی قوت غیر متوقع ہے۔ اور بیان کیا جاتا ہے کہ ترکان احرار کو گولہ بارود۔ آلات پرواز و دیگر سامان بمقدار کثیر فرانس سے پہونچا ہے۔ اور یہ سامان گذشتہ تین ماہ میں بندرگاہ مرسینہ ہو کر آیا ہے۔

ترکوں کی فوجی جمعیت لندن ۔ ۳۰ اگست ۔ رائٹر ایجنسی سمجھتی ہے۔ کہ ترکان احرار کی فوجی قوت جو اس وقت محاربات اناطولیہ میں مصروف ہے۔ یقین کیا جاتا ہے کہ ۸۰ ہزار نوک سنگین (جنگجو) سے زیادہ نہیں ہو سکتی۔

ترک آگے بڑھ رہے ہیں اتھینز۔ یکم ستمبر۔ ایک نیم سرکاری بیان مظہر ہے کہ ترک ۹۰ تا ۱۰۰ میل آگے بڑھ گئے ہیں۔ لیکن آمد و رفت کے ذرائع کے فقدان کی وجہ سے وہ اس حد سے آگے نہیں بڑھ سکتے۔

مصر کے آئینی کمیشن میں خون خرابہ لندن ۔ ۳۰ اگست جس وقت آئینی کمیشن اس مسئلہ پر بحث کر رہی تھی۔ کہ کیا اس کو سلطنت مصر کے لئے قانون تخت نشینی بنانے کا اختیار ہے۔ تو ارکان حاضرہ دست و گریبان ہو گئے۔ اور خون خرابہ بھی ہوا۔ معلوم ہوتا ہے کہ شاہ مصر نے پیشتر ہی سے ایک قانون "تخت نشینی" کے متعلق بنا لیا ہے۔

آئرلینڈ کے باغیوں کی شدت جنگ لندن ۔ ۳۰ اگست ۔ ڈبلن کا ایک پیغام مظہر ہے۔ کہ باغی ٹولیاں بنا کر نہایت استقلال کے ساتھ شدید جنگ کر رہے ہیں۔ ایک فوجی دستہ کو جو کلورگلن سے ٹریلی کو جا رہا تھا۔ پانچ جگہ کمینگاہوں میں لڑنا پڑا۔ ایک خونریز معرکہ ۲ ½ گھنٹہ تک جاری رہا۔ دستہ میں دو جانوں کا نقصان ہوا اور چند اسیران جنگ اور اسلحہ ہاتھ آئے۔

مقامات مقدسہ کی حفاظت جنیوا۔ یکم ستمبر۔ لارڈ بالفور نے حکمبرداری فلسطین کے ماتحت مقامات مقدسہ کی حفاظت کے لئے ایک اسکیم تجویز کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت برطانیہ نے اس مشکل مسئلہ کے بے طرفدارانہ حل کے لئے سعی موفور سے کام لیا ہے۔ اور توقع ظاہر کی ہے۔ کہ تمام اقوام و مذاہب کیلئے انصاف و مساوات کے متعلق یہ اسکیم تمام ضروریات کو پورا کر دے گی۔ انہوں نے اپنے رفقاء سے التجا کی ہے کہ جب تک مختلف گورنمنٹوں سے مشورہ نہ لیا جائے انہیں اس تجویز پر بحث و تمحیص نہیں کرنی چاہئے۔

مسٹر لائڈ جارج اور کرنل ہاؤس کی ملاقات لندن ۔ ۲۹ اگست ۔ کرنل ہاؤس نے جو مسٹر ولسن سابق صدر جمہوریہ امریکہ کے خفیہ ترین مشیر رہ چکے ہیں۔ آج دفتر وزارت میں مسٹر لائیڈ جارج کے ساتھ ناشتہ کیا۔ یورپ کی مالی اور اقتصادی حالت کے متعلق بہت سی باتیں ہوتی رہیں یہ واقعہ جس کے بعد مسٹر لائڈ جارج نے مسٹر کاکس سے جو پریزیڈنٹ ہارڈنگ کے خلاف امیدوار صدارت تھے۔ ملاقات کی۔ آج کل ایک ایسا موضوع بن گیا ہے جس پر چاروں طرف سے خیال آرائیاں ہو رہی ہیں۔

جہاز کی غرقابی اور ۳۱۶ جانوں کا اتلاف سین شیاگو۔ ۳۰ اگست۔ ریاست چلی کے جہاز اطاطا میں ۳۲۲ آدمی تھے جنمیں سے صرف ۶ آدمی بچ سکے ہیں۔ یہ واقعہ ہا ئلہ شدید طوفان کی وجہ سے ہوا۔ جس کی وجہ سے سمت بدلنے کا آلہ خراب ہو کر جہاز بے بس ہو گیا۔ جہاز الٹ گیا اور غرق ہو گیا۔ دو کشتیاں اتار لیگئی تھیں جو الٹ گئیں اور مسافر غرق ہو گئے۔

ایک اور جہاز کی غرقابی نیویارک ۔ ۳۰ اگست۔ "نٹاگا" نامی کروزر ساحل کمسچٹکا کے قریب ایک طوفان میں پھنسکر غرق ہو گیا۔ تمام عملہ جسمیں ۳۰۰ آدمی تھے ڈوب گئے۔

افغانستان کی فوجی تنظیم ہم عصر پاؤنیر کا بیان ہے کہ افغانستان کے فوجی حکام تمام صوبجات کے فوجیوں کا اس وقت بغور ملاحظہ کر رہے ہیں۔ ناکارہ سپاہی فوج سے خارج کر کے ان کی جگہ مضبوط اور قابل رنگروٹ بھرتی کئے جا رہے ہیں۔

ریوٹر کا چیف ایڈیٹر مر گیا لندن ۴ ستمبر۔ آج بعد دوپہر ریوٹر کا چیف ایڈیٹر مسٹر الیف ڈبلیو ڈکنسن مر گیا۔ وہ نہ صرف یورپ میں بلکہ سمندر سے پار نو آبادیوں اور مشرق بعید میں اور ہندوستان میں بھی مشہور تھا۔ مسٹر ڈکنسن ۱۹۰۲ء سے ریوٹر کا چیف ایڈیٹر تھا۔ اور اس کے ایڈیٹوریل سٹاف میں سولہ سال سے کام کر رہا تھا۔

اشیاء ممنوعہ کے جہاز کی گرفتاری لندن ۔ ۳۱ اگست سمرنا سے موصول شدہ پیرس کا ایک پیغام اطلاع دیتا ہے۔ کہ ایک یونانی کشتی نے ایک جہاز کو گرفتار کر لیا ہے۔ جسکو کیوس میں لائے ہیں۔ اسپر انگریزی پھریرا اڑ رہا تھا۔ اور بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس میں ایسا سامان تھا جو ترکان احرار کے پاس لیجایا جا رہا تھا۔

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کے لئے شائع ہوا۔)